



## سوال

(28) آپ کاج اور عمرہ درست ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گذشتہ سے بیوستہ سال میں نے فریضہ حج ادا کرنے کا ارادہ کیا اور ”حج قرآن“ کی نیت کی۔ بیت اللہ شریف پہنچتے ہی میں نے عمرہ ادا کیا۔ چونکہ اس سے پہلے مجھے بیت اللہ شریف کی زیارت کا شرف حاصل نہیں ہوا تھا اس لئے اسی طواف کو طواف قدم بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ اس سے ایک دن بعد میں نے اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے عمرہ ادا کیا۔ چونکہ منیٰ جانے کا وقت یعنی یوم الترویہ ابھی دور تھا تو جن لوگوں کے ہاں میں ٹھہرا ہوا تھا، انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں احرام کھول دوں، میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد منیٰ جاتے وقت میں نے نئے سرے سے احرام باندھا۔ صرف حج کی نیت کرتے ہوئے مسجد عمرہ میں دو رکعت نماز ادا کی۔ اس طرح میری نیت حج قرآن کے بجائے حج تمتع کی بن گئی۔ سوال یہ ہے کہ اس طرح کرنے سے میرے حج میں تو کوئی خرابی نہیں آئی جب کہ میں نے جانور کی قربانی بھی دی ہے؟ اور میں نے حج کے موسم میں اپنی والدہ کی طرف سے جو عمرہ کیا ہے کیا وہ صحیح ہے یا ایک حج کے موسم میں دو عمرے کرنا جائز نہیں؟ فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد انسان سے اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو کیا اس سے حج پر کوئی اثر پڑتا ہے؟ اور ہم غلطی سے بہر حال پاک اور معصوم تو ہیں نہیں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(۱) آپ کاج تمتع کی قسم ہے اور آپ نے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول کر لہجا کیا۔

(۲) آپ نے اپنی طرف سے عمرہ ادا کرنے کے بعد والدہ کی طرف سے جو عمرہ ادا کیا ہے وہ صحیح ہے۔ بشرطیکہ آپ نے اپنے عمرہ میں طواف اور سعی کے بعد سر کے بال اتروا کر یا چھوٹے کر کے احرام کھولنے کے بعد یہ دوسرا عمرہ کیا ہو۔

(۳) کفر کے علاوہ کسی گناہ سے نیک اعمال ضائع نہیں ہوتے۔ اگر کسی نے نیکیاں بھی کی ہیں اور گناہ بھی پھر اس نے توبہ نہیں کی تو قیامت کے دن ان سب کا حساب ہوگا الایہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے گناہ معاف فرمادے۔ البتہ اسلام ترک کر کے نعوذ باللہ مرتد ہو جانا ایک ایسا گناہ ہے جس سے تمام نیک اعمال کا لعدم ہو جاتے ہیں جب کہ کفر کی حالت میں موت آجائے اور جو شخص سچی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ فضل و رحمت کرتے ہوئے اس کے اعمال کا لعدم نہیں فرماتے۔ ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَتُذَّ مِّنْهُمْ عَنِ دِينِهِ فِيمَتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ جَبَلْتُمْ أَعْمَالَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (البقرة ۲/۲۱۷)

”تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے پھر کفر کی حالت ہی میں مرجائے تو یہی لوگ ہیں جن کے عمل دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور یہی لوگ جہنمی ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں“



گے۔“

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِیْنِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللمیة الدائمة - رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر : عبدالرزاق عقیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۶۳۱۰)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 39

محدث فتویٰ